قسط (۷) مرتب: مولانا حافظ محمد عرفان الحق اظہار حقانی
استاذ جامعہ دار العلوم حقانیہ

عہد طالبعلمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کے علمی منتخبات

ماخوذ از خودنوشت ڈائری ۱۹۵۳ء

عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نوعمری میں معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے معمولات شب وروز اور اسفار کے علاوہ اعزہ واقارب' اہل محلہ وگردوپیش اور ملکی وبین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال وواقعات درج فرماتے۔آپ کی اولین ڈائری ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔احقر نے جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ تحقیقی عبارت' علمی لطیفہ' مطلب خیز شعر' ادبی نکتہ' اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کرلیا۔اس پر دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزارہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیرانِ ذوقِ مطالعہ استفادہ کرسکیں۔تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں .... (مرتب)

ترجمۂ مؤلف الحماسة: ھو ابوتمام حبیب بن اوس بن الحارث بن قیس الطائی و کان ابوہ نصرانیا وأبو تمام کان واحد عصرہ فی دیباجة لفظہ وبضاعة شعرہ وحسن أسلوبہ ولہ کتاب الحماسة التی دلت علی غزارة فضلہ ولہ مجموع آخر سماہ فحول الشعراء ولہ کتاب الاختیارات قال العلماء أخرج من قبیلة طیّ ثلاثة کل واحد مجید فی بابہ حاتم الطائی فی جودہ و داؤد بن نصیر الطائی فی زھدہ و أبو تمام حبیب بن أوس الطائی فی شعرہ وکانت ولادة ابی تمام سنہ ۱۹۰ھ او ۱۸۸ھ او سنہ ۱۷۲ھ و قیل سنہ ۱۹۲ھ بجاسم وھی قریة من بلاد جیدور من أعمال دمشق وطبریة کان ابو تمام أسمر طویلاً فصیحاً حلو الکلام فیہ تمتمة یسیرة وتوفی بالموصل سنہ ۲۳۱ھ وقیل فی ذی القعدہ أو فی جمادی الاول ۲۲۸ او سنہ ۲۲۹ھ وقیل فی المحرم سنہ ۲۳۲ھ رحمہ اللہ تعالیٰ ___ قال البحتری وبنی علیہ أبو نھشل بن حمید الطوسی قبة قلت ورأیت

قبره بالموصل خارج باب الميدان على حافة الخندق والعامة تقول هذا قبر تمام الشاعر وحكى لي الشيخ عفيف الدين ابو الحسن علي بن عدلان الموصلي النحوي قال سألت شرف الدين ابا المحاسن محمد بن عنين عن معنى قوله . سقى الله روح الغوطيين ولا ارتوت' من الموصل الجدباء إلاقبورها ' لم حرمها وخص قبورها فقال لأجل أبي تمام ورثاه الحسن بن وهب بقوله :

فجمع القريض بخاتم الشعراء وغدير روضتها حبيب الطائي

ماتا معاً فتجاورا في حفرة وكذاك كانا قبل في الأحياء

وقيل قاله الجن في مرثيته (۱)

طبقات الشعراء : إن الشعراء على أربع طبقات (۱) الجاهليون وهم الذين لم يدركوا عصر الإسلام فضلاً عن أن يسلموا كامرئ القيس وزهير و طرفة (۲) و مخضرمون وهم الذين ادركو الجاهلية والاسلام فاسلموا كحسان ولبيد (۳) والمتقدمون من اهل الاسلام كالفرزدق وجرر و ذي الرمة وهؤلاء كلهم يستشهد بكلامهم في اللغة وأشعارهم (۴) و المحدثون من أهل الإسلام وهم الذين نشأ وابعد الصدر الأول من المسلمين كأبي تمام وأبي الطيب والبحتري ولايستشهد بشعرهم. (۲)

---

(۱) مصنف دیوان الحماسۃ کے حالات: اس کا نام ونسب ابوتمام حبیب ولد اوس ولد حارث ولد قیس طائی ہے۔اس کا باپ عیسائی تھا' یہ اپنے زمانہ میں حسن شعراور دیباچہ واسلوب میں یکتا تھا۔اس کی کتاب حماسۃ اس کی فضیلت پر دال ہے۔اس کے اشعار کا ایک دوسرا مجموعہ فحول الشعراء کے نام سے ہے۔ایک دوسری کتاب اختیارات بھی ہے۔علماء سے منقول ہے کہ قبیلۃ طے سے تین آدمی مرد کامل پیدا ہوئے ہیں جود وسخا میں حاتم طائی زہد وتقویٰ میں داؤد بن نصیر طائی اور شعر وشاعری میں ابوتمام حبیب بن اوس الطائی۔اس کی پیدائش ۱۹۰ھ یا ۱۸۸ھ یا ۱۷۲ھ اور یا ایک قول کے مطابق ۱۹۲ھ میں جاسم نامی بستی جو جیدور کے علاقہ میں دمشق اور طبر ویہ کے درمیان واقع ہے' میں ہوئی۔ ابوتمام اپنے کلام کے اعتبار سے میٹھے' فصیح اور طویل القامت شخصیت تھے۔آپ نے ۲۳۱ھ میں موصل میں وفات پائی۔بعض نے کہا ہے کہ ذیعقدہ یا جمادی الاول ۲۲۸ھ یا ۲۹۹ھ اور بعض کا قول ہے کہ محرم ۲۳۲ھ سن وتاریخ وفات ہے ___ بحتری کے قول کے مطابق ابونھشل بن حمید الطوسی نے اسکی قبر پر ایک قبہ تعمیر کروایا اور اس کی قبر موصل میں باب المید ان کے باہر خندق کے کنارے واقع ہے۔

(۲) شعراء کے طبقات: شعراء کو چار طبقات میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔(۱) جاہلیت کے دور کے شعراء' جن کو الجاهليون کہا جاتا ہے' یہ وہ ہیں جنہوں نے اسلام کا زمانہ نہیں پایا' جیسے امراء القیس' زہیر اور طرفہ وغیرہ۔(۲) المحضرمون یعنی وہ شعراء جنہوں نے جاہلیت اور اسلام دونوں ادوار کو پایا' اور اسلام قبول کیا۔جیسے حضرت حسانؓ اور حضرت لبیدؓ۔(۳) المتقدمون جو اسلام سے قبل گزرے ہیں جیسے فرزدق' جریرٗ ذی الرمۃ۔یہ تینوں طبقات ایسے ہیں جن کے کلام سے لغت اور ادب شعر وشاعری میں استدلال کیا جاتا ہے۔(۴) المحدثون یہ وہ اسلامی شعراء ہیں جو اسلام کے ابتدائی دور کے بعد گزرے ہیں۔جیسے ابوتمام صاحب حماسہ' ابوطیب صاحب متنبیٗ' ان کے اشعار سے استدلال نہیں کیا جاتا۔

وجہ تالیف الحماسة: قال التبریزی و کان سبب جمع أبی تمام الحماسة أنّه قصد عبدالله بن طاهر و هو بخراسان فمدحه بقصیدةً فعرضها علی عبدالله وأخذته ألف دینار، وعاد من خراسان یرید العراق 'فلما دخل همدان اغتمنه أبوالوفاء بن سلمة فأنزله وأکرمه فاصبح ذات یوم وقد وقع الثلج قطع الطریق و منع السابلة فغم أبا تمام ذلک وسرأ باالوفاء فقال له وطن نفسک علی المقام فإن هذا الثلج لاینحر إلا بعد زمان وأحضره خزانة کتبه فطالعها وصنف خمسة کتب فی الشعر منها کتاب الحماسة و الوحشیات وهی قصائد طوال فبقی کتاب الحماسة فی خزائن آل سلمة یضنون به ولا یکادون یبرزونه لاحد حتی تغیرت احوالهم وورده همدان رجل من أهل دینور یعرف بأبی العواذل فظفر به وحمله الی اصبهان فاقبل اُدباؤها علیه و رفضوا ماعداه من الکتب المصنفة فی معناه فشهر فیهم ثم فی من یلیهم۔ [1]

نادرة الحماسة:

قال أبوالعلاء اشتمل ماوضعه أبو تمام حبیب بن اوس الطائی من أجناس الشعرا الخمسة عشر علی اثنی عشر جنسا وهی (۱)الطویل (۲)والمدید(۳) والبسیط (۴)والوافر (۵) والکامل (۶)والهزج (۷) والرجز(۸) والرمل (۹) والسریع (۱۰)والمنسرح (۱۱)والخفیف (۱۲) والمتقارب وفاته ثلاثة أجناس وهی المضارع والمقتضب والمجتث وفیه من الضروب الثلاثة والستین تسعة وعشرون ضرباً ومن القوافی الخمس أربع وهی (۱)المتدارک (۲) والمتراکب (۳) والمتواتر (۴) والمترادف وفاته المتکادس وفیه

---

(۱) **وجہ تالیف حماسة:** تبریزی نے حماسہ لکھنے کے سبب کے بارے میں بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ ابوتمام خراسان میں عبداللہ بن طاہر کے ہاں حاضر ہوا' اور اس کی شان میں مدحیہ اشعار کہہ کر ایک ہزار اشرفیہ حاصل کیں اور پھر وہاں سے باارادہ عراق واپس ہوا۔ جب ہمدان پہنچا تو یہ ابوالوفاء بن سلمہ کے ہاں گیا جہاں اس نے اس کی بڑی مہمانداری اور اکرام کیا۔ ایک صبح جب یہ اٹھا تو برف اتنی کثرت سے پڑی تھی کہ راستے بند ہوگئے تھے اس صورتحال پر اس نے اپنے میزبان سے مشورہ کیا تو اس نے بتایا کہ برف اتنی جلدی ختم ہونے والی نہیں۔ یہیں پر ٹھہرے رہو۔ میزبان ابوالوفا نے اپنے ہاں موجود دواوین عرب کی کتابیں اس کو مطالعہ کے لئے پیش کیں۔ ابوتمام نے ان دواوین سے اشعار منتخب کر کے پانچ کتابیں تالیف کیں۔ جن میں ایک حماسہ اور ایک وحشیات نامی کتاب بھی تھی جس میں طویل قصائد تھے۔ دیوان حماسہ ایک عرصہ تک ال سلمہ کے پاس محفوظ رہا۔ یہاں تک کہ ان کے حالات دگرگوں ہوگئے تو اہل دینور میں سے ایک شخص ابوالعواذل نامی شخص ہمدان پہنچا جس کے ہاتھ یہ دیوان بھی لگ گیا۔ وہ اسے اصبہان لے آیا اور اسے وہاں کے بڑے بڑے شعراء اور ادیبوں کے سامنے پیش کیا' انہوں نے اس کی بڑی قدر افزائی کی اور اس کے علاوہ تمام ادبی ذخیروں کو پس پشت ڈال دیا۔

من الأوزان الشاذة ثلاثة[1]　　　(۱۶ تا ۲۱ اگست)

شیخ احمد سرہندیؒ کے احوال: سید ابوالبرکات بدرالدین حضرت مولانا شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ ابن مولانا شیخ عبدالاحد صاحبؒ جو شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ کے خلیفہ تھے۔ آپ شیخ المعقولات والمنقولات تھے۔ ولادت سے قبل آپ کو خواب میں بشارت ہوئی، ولادت ۱۴ ر شوال ۹۷۱ھ شب جمعہ صبح صادق سے پیشتر ہوئی۔

نسب: آپ کا نسب ۲۸ واسطوں سے حضرت عمر فاروقؓ تک جا پہنچتا ہے۔ نسب کے حوالے سے ان کی یہ بات بطور استدلال پیش کی جاتی ہے۔ "بے اختیار رگ فاروقیم درحرکت آمد" مجددؒ نے تعلیم حفظ قرآن کے بعد اکثر کتب درسیہ والد ماجد سے اور کچھ علمائے شہر سے پڑھیں۔ حدیث میں شیخ یعقوب کشمیریؒ اور مولانا قاضی بہلول بدخشانیؒ سے معقولات میں مولانا کمال صاحب کشمیریؒ سے استفادہ کیا۔ طریقت میں والد صاحب استفادہ کرنے کے بعد شاہ سکندر نبیرہ شاہ کمال صاحب کیتھلی سے فیضیاب ہو کر خرقہ خلافت حاصل کی۔　　　(۱۶ ر دسمبر)

سفر حج کے حوالہ سے سید احمد شہید کے بعض احوال: بویع من سیدنا سید احمد شهید بن عرفان فی مکه حین ما کان ذهب الی الحج ودخل فی بیعته من اجلاء الحجاز واهل العلم والکمال والفضل والصلاح منهم شیخ محمد عمر مفتی بمکة المکرمة. کان شیخ العلماء واستاذ عبدالله السراج وسید عقیل و سید حمزه وشیخ مصطفیٰ امام مصلّی الحنفی وشیخ شمس الدین مصری واعظ بیت الله الحرام و شیخ محمد علی هدی المدرس بمکة المکرمة والمحدث عمر بن عبدالرسول والشیخ بخارا مدرس المدینة المنوره وخواجه الماس وهو اکبر اولیاء الله فی المسجد النبوی وبائع علی یدیه عالم الکبیر مٍن البلغار واخلمنه نقل الصراط المستقیم وبائع من قوافل المغرب فیه وزیرهم محمد ابن ادریس الذی حفظ البخاری مع القسطلانی ونقل المولانا عبدالحیؒ "الصراط المستقیم" من الاردو الی العربی بایماء السید و لضرورة اهل الحجاز و تشویقهم ونسخة موجودةً فی مکتبه نواب محمد علی خان مرحوم والیؒ ٹونک و مکتبه نواب عبدالرحیم خان. وههنا بحکم السیدؒ بدء المولانا عبدالحیؒ

---

(۱) ابوالعلاء نے کہا ہے: کہ ابوتمام نے شعر کے پندرہ اجناس میں سے بارہ اجناس اپنی کتاب .. میں ذکر کیے ہیں اور وہ یہ ہے بحر طویل. بحر مدید. بسیط. وافر. کامل. هزج. رجز. رمل. سریع. منسرح. خفیف. متقارب اور تین اجناس چھوڑ دیے ہیں اور وہ یہ ہیں، بحر مضارع، مقتضب، مجتث اور اس نے اپنی کتاب میں ۶۳ ضروب میں سے ۲۹ ضروب پر مشتمل کیا ہے۔ اور پانچ قوافی میں سے چار کو ذکر کیا یعنی متکادس کو چھوڑ دیا ہے۔ جبکہ اس کی کتاب میں تین اوزان شاذ ہیں۔

تدريس المشكوة ومولانا اسماعيل شهيدؒ بحجة الله البالغة ويشاركون الناس فيه جماً كثيراً (۱)

سبب وقوع الالفاظ المترادفة في العربي

قال باحث في اللغة لوقوع الالفاظ المترادفة سببان .احدهما ان يكون من واضعين وهو الا كثر بإن تضع احدى القبيلتين احد الاسمين والاخرى الاسم الاخر للمسمى الواحد من غير ان تشعر احداهما بالاخرى ثم يشتهر الوضعان ويخفى الواضعان اويلتبس وضع احدهما بوضع الاخر وهذا مبنى على كون اللغات اصطلاحية.والثاني ان يكون من واضع وهو الاقل .وله فوائد منها ان تكثر الوسائل الى الاخبار عن خواطر النفس دقيقها اوجليلها وحركات الفكر كثيرها وقليلها . فانه ربما نسي احد اللفظين اوعسر عليه النطق به ومنها التوسع في سلوك طرق الفصاحة واساليب البلاغة في النظم والنثر. (۲)

مترادفات المصائب والمحن: المصائب والنوائب والخطوب والرزايا والفجائع و النوازل والطوارق ولاحن والمحن والبلايا والبلوى والملمات.

مترادفات القحط والجدب: اجدبوا واستنوا وامحلوا واقحطوا وا قمحوا واجحفوا وانفدوا.

مترادفات حوادث الدهر وصروفه : صروفة و خطوبه و طوارقه وملماته ونوبه و نوازله وبوائقه وكلب الزمان وحوائجه ونوائبه ونوباته وسطواته وعدواء ه وتاراته واطواره وافاويقه وتداوله ومرارته ودوله وفجائعه' وافاته واياته ومحنه ومصائبه (یکم؍ دو ستمبر)

---

(۱) سید احمد شہیدؒ سے مکہ مکرمہ میں حج کے دوران حجاز کے بڑے بڑے اہل علم و فضل و کمال نے بیعتیں کیں۔ جن میں شیخ محمد عمر مفتی مکہ مکرمہ شیخ عبداللہ سراج' سید عقیل' سید حمزہ' شیخ مصطفیٰ' امام مصلیٰ حنفی' شیخ شمس الدین مصری واعظ بیت اللہ' شیخ محمد علی ہندی مدرس مکہ مکرمہ اور مشہور محدث عمر ابن عبدالرسول' شیخ بخاری مدرس مدینہ منورہ' خواجہ الماس جو مسجد نبوی کے اولیاء اللہ میں سے تھے' بلغار کے ایک بڑے عالم اور مغربی قافلہ کے ایک بزرگ جو سلطان مغرب کے وزراء میں سے تھا اور صحیح البخاری مع قسطلانی ان کو حفظ تھیں جن کا نام محمد ابن ادریس تھا' شامل تھے۔ قیام مکہ میں مولانا عبدالحیؒ نے سید احمد شہیدؒ کے حکم پر عربوں کی ضرورت اور شوق و رغبت کی بناء پر ''الصراط المستقیم'' کا اردو سے عربی میں ترجمہ کیا' جس کے کئی نسخے نواب عبدالرحیم خان اور نواب محمد علی خان والئ ٹونک کے مکتبوں میں موجود ہیں۔

(۲) باحث نے لغت میں الفاظ مترادفہ کے وقوع کے دو سبب بیان کئے ہیں۔ ا۔ واضعین کی وجہ سے جو کئی ہوتے ہیں۔ مثلاً ایک قبیلہ نے کسی شئے کیلئے ایک نام رکھ دیا اور دوسرے نے اسی چیز کیلئے دوسرا نام رکھ دیا اور اس معاملہ میں یہ دونوں ایک دوسرے سے بے خبر تھے۔ اور پھر دونوں لغات مشہور ہوئے اور بنانے والے مخفی رہے۔ اور دوسرا سبب الفاظ مترادفہ کا یہ ہے کہ وضع کرنے والا تو ایک ہی تھا۔ لیکن اس نے ایک شئے کے لئے کئی نام رکھ دیئے اس لئے کہ بعض الفاظ پر نطق آسان تھا اور بعض پر مشکل تھا۔ بعض الفاظ فصاحت اور بلاغت کے اعتبار سے نظم و نثر میں صحیح معلوم ہوتے ہیں اور بعض نامناسب ہوتے ہیں۔ اس لئے ایک لفظ کیلئے کئی الفاظ سے یہ جھنجھٹ حل ہو جاتا ہے۔

متفرق معلومات

۱: پاکستان کا مجموعی رقبہ تین لاکھ مربع میل ہے ۲: اسلامی دنیا کی سب سے قدیم یونیورسٹی جامعہ ازہر قاہرہ میں ہے۔
۳: دنیا کی آبادی ۱۹۲۰ء کی مردم شماری کے بعد دو ارب سترہ کروڑ چالیس لاکھ تھی۔ (۱۷ر ستمبر)

سات دن تک قبر میں تکرارِ سوال: یکرر السوال للانام　فیما رووفی سبعة ایام [۱]
(کذا رواہ احمد بن حنبل فی الزھد عن طاؤس (فتح الغفور) (۴ر دسمبر)

خلفائے اموی وعباسی: خلفائے اموی کے نام یہ ہیں۔ ۱۔حضرت معاویہؓ اول ۲۔یزیدؒ اول ۳۔معاویہؒ ثانی ۴۔مروانؒ اول ۵۔عبدالملکؒ ۶۔ولیدؒ اول ۷۔سلیمانؒ ۸۔عمر بن عبدالعزیزؒ ۹۔یزیدؒ ثانی ۱۰۔ہشامؒ ۱۱۔ولیدؒ ثانی ۱۲۔یزیدؒ ثالث ۱۳۔مروانؒ ثانی۔ خلفائے عباسی کے نام یہ ہیں۔ ۱۔ابو جعفر المنصورؒ ۲۔مہدیؒ ۳۔ہارون الرشیدؒ ۴۔مامون الرشیدؒ ۵۔معتصم باللہؒ ۶۔واثق باللہؒ ۷۔المتوکل باللہؒ

حضرت زکریاؑ کے مختصر احوال: آپ حضرت یحییٰؑ کے والد اور حضرت مریم کے مربی جبکہ حضرت عیسیٰؑ کے معاصر تھے۔ نسب: حضرت زکریا بن ادن یا ابن تشھوی یا ابن لدن یا ابن برخیا آگے نسب حضرت داؤدؑ تک جاملتا ہے۔آپ اولوالعزم نبی اور بنی اسرائیل کے بڑے کاہن تھے جو ایک معزز مذہبی عہدہ تھا۔آپ کی زوجہ کا نام ایشا یا الیشع تھا جو حضرت ہارونؑ کی اولاد سے تھیں۔روزی کے لئے آپ نے نجاری کا پیشہ اختیار کیا تھا۔کفالت مریم کا قرعہ بھی آپ کے نام نکلا۔الیشع اور حنہ (حضرت مریمؑ کی والدہ) دونوں بہنیں تھیں۔آپکی اولاد نہیں تھی جب آپکی عمر ۹۰۔۹۲ یا ۱۲۰ سال ہوئی تو آپ نے بیٹے کیلئے دعا کی تو بفضل خدا حضرت یحییٰؑ پیدا ہوئے۔ (قصص القرآن جلد۲)

صوبہ سرحد کا تعلیمی جائزہ بابت ۱۹۵۳ء: پرائمری سکولوں کی تعداد ۱۳۱۲۔مڈل سکول ۳۲۵۔ ہائی اسکول ۷۹ انٹرمیڈیٹ ۳۔ لڑکیوں کے لئے انٹرمیڈیٹ کالج ۱۔ ڈگری کالجز ۳۔امدادی ڈگری کالج (لڑکوں کیلئے) ۱۔ امدادی ڈگری کالج (لڑکیوں کیلئے) ۱۔ (بحوالہ شہباز اخبار از یحییٰ شاہ ڈائریکٹر محکمہ تعلیمات) ۵ر دسمبر

فرمودات شیخ الحدیث صاحب: سہو کی تعریف میں فرمایا: السھو ضد العمد فیشمل الخطأ والنسیان والسھو لغۃ الغفلة عن الشیٔ وذھاب القلب الی غیرہ. (۲) جس نے اللہ پر توکل اور پورا اعتماد کیا اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ فضل وکرم کا معاملہ فرماتا ہے۔ ۱۲ر ستمبر

اصول علم کے معاون ذرائع: الا لاینال العلم الا بستة　سانبئک عن مجموعها ببیان
ذکاء و حرص واصطبار وبلغة　وارشاد استاذ وطول زمان
(شرح تعلیم المتعلم ص ۱۰)

---

(۱) روایت کے مطابق مخلوقات سے قبر میں سوال وجواب سات دنوں تک مقرر کیا جاتا ہے

اقبالؒ کی قبر کی تختی پر کندہ عبارت: شاعر و فیلسوف شرق ڈاکٹر محمد اقبال که او به سعی و عمل روح اسلام را روشن ساخته وازیں رو مظهر قبول اعلیٰ حضرت محمد نادر شاه غازی و ملت افغان واقع شد در ۱۲۹۲ھ تولد و ۱۳۵۷ھ وفات یافت

نه افغانیم نه ترک وتتاریم　　چمن زادیم و از یک شاخساریم
تمیز رنگ و بو برما حرام است　　که ماپر ورده یک نوبهار یم　(۲۴ر دسمبر)

شیخ ملائی کی شہادت: مخدوم الملک کے ہاتھوں کوڑے لگنے سے شیخ ملائی شہید ہوئے۔کوڑے کی تیسری ضرب پر ان کی روح پرواز کرگئی۔فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر علامہ عبدالقادر بدایونی نے ''ذاکراللہ'' اور ''سقاھم ربھم شراباً'' سے سن وفات ۹۵۷ھ نکالی۔　(۲۷ر دسمبر)

بہار آگئی :
بہار آگئی لیکن کہاں بہار ابھی　　جمال عارضِ گل پر نہیں نکھار ابھی
بجا کہ رات غلامی کی کٹ گئی آخر　　مگر ہوا نہیں خورشید جلوہ بار ابھی
سکون ہوگیا حاصل سکون پسندوں کو　　مگر ہے فطرت جمہور بیقرار ابھی
خدا کا شکر کہ آزاد و کامران ہے وطن　　مگر عوام کو ہونا ہے کارگار ابھی
یہی ہے پھر بھی دعائے عوام پاکستان　　مبارک اہل وطن کو قیام پاکستان

(نظم عبدالمجید سالک' بحوالہ ''انقلاب'' ۱۵ر اگست ۱۹۴۹ء)

امن:
امن کو قائم کرو اور امن ہو اپنا شعار　　اے جوانو! ہوشیار اے نوجوانوں ہوشیار
حق پرستی کے سوا آئے جو قوت سامنے　　قوت بازو سے اپنی روک دو اس کی پکار

(جوہر سہپوری' بحوالہ ''الجمعیۃ آزادی نمبر'' ۱۴ر اگست ۱۹۴۹ء)

ـ قسمت نے کیا اس لئے چنوائے تھے تنکے　　بن جائے نشیمن تو کوئی آگ لگادے
ـ آئین نو سے ڈرنا طرز کہن پر اڑنا　　منزل یہی کٹھن ہے قوموں کی زندگی میں　(۲۸-۲۹ نومبر)

اقوال زریں: ☆ اذکر مع کل نعمة زوالها ومع کل بلیة کشفها فان ذلک ابقیٰ للنعمة واسلم من البطر واقرب من الفرج. ☆ الدنیا دار تجارة فالویل لمن تزود منها بالخسارة ☆من یخل قلبه من مخافة خالقه لایزال من اکثر خلائقه مرغوباً [1] (مجلة المسلمون' ص ۳۲۸) (۱۳ر نومبر)

---

(۱) ہر نعمت کے ساتھ اس کے زائل ہونے اور ہر مصیبت کے ساتھ اس کے ختم ہونے کا خیال رکھو۔نعمت کے باقی رہنے اور سختی سے خلاصی وراحت کے قریب تر ہونے کے لئے یہ مفید ہے۔☆ دنیا تجارتی منڈی ہے' اس شخص کیلئے ہلاکت ہے جس نے اس میں نقصان کیا۔☆ جس نے اپنے خالق کے ڈر سے دل کو غیر اللہ سے خالی کردیا ہو وہ ہمیشہ مخلوق کا مقرب ہوتا ہے۔

تاریخی واقعات :

۴ ق۔م حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش ہوئی۔ ۳۰ء حضرت عیسیٰؑ کا رفع سماوی۔ ۵۷۰ء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ آفتاب رشد وہدایت کا طلوع۔ ۶۳۳ء آفتاب انسانیت ﷺ کی رحلت۔ ۷۱۱ء مسلمانوں کا ہند میں ورود مسعود ۔۱۰۰۱ء مسلمانوں کا ہندوستان پر حملہ آور ہونا۔ ۱۲۰۶ء ہند پر خاندان غلامان کا اقتدار۔ ۱۴۹۲ء کولمبس نے امریکہ دریافت کیا۔ ۱۵۲۶ء بابر نے ہند میں مغلیہ خاندان کی بنیاد رکھی۔ ۱۶۰۰ء برٹش ایسٹ انڈیا کمپنی کا قیام۔ ۱۷۰۷ء اورنگزیب عالمگیر کی وفات۔ ۱۷۳۹ء ہند پر نادر شاہ کا حملہ۔ ۱۷۷۶ء امریکہ کی آزادی کا اعلان۔ ۱۷۹۷ء مرزا اسد اللہ خان غالب کی آگرہ میں ولادت۔ ۱۸۳۷ء ملکہ وکٹوریہ کی تخت نشینی۔ ۱۸۵۳ء ہند میں ریل گاڑی کا اجراء۔ ۱۸۵۷ء ہندوستان میں جنگ آزادی اور ایسٹ انڈیا کمپنی کی بربادی۔ ۱۸۵۸ء ہندوستان پر انگریز حکومت کا آغاز۔ ۱۸۶۹ء نہر سویز کھولی گئی۔ ۱۸۷۵ء سیالکوٹ میں علامہ اقبال کی پیدائش۔ ۱۸۷۶ء مسٹر جناح کی ولادت۔ ۱۸۸۵ء انڈین نیشنل کانگریس کی بنیاد۔ ۱۹۰۱ء وکٹوریہ کی وفات۔ ۱۹۱۰ء ایڈورڈ کی وفات اور جارج پنجم کی تخت نشینی۔ ۱۹۱۴ء میں پہلی جنگ عظیم کا آغاز۔ ۱۹۱۸ء صلح نامہ اور جنگ کا خاتمہ۔ ۱۹۲۱ء شہزادہ ویلز کی ہندوستان آمد۔ ۱۹۳۹ء ہند کی آزادی کا مطالبہ اور کانگریس کا وزارتوں سے استعفیٰ۔ ۱۹۴۰ء مولانا آزاد کانگریس کے صدر منتخب ہوئے۔ اور مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس لاہور میں منعقد ہوا جس میں قرارداد پاکستان منظور ہوئی۔ مسٹر چرچل برطانیہ کے وزیر اعظم منتخب۔ اٹلی کا اتحادی ممالک کے خلاف اعلان جنگ۔ ۱۹۴۱ء برطانیہ پر جنگی حملہ۔ اسٹالین سوویت یونین کے ڈکٹیٹر منتخب۔ قیصر جرمن کی وفات۔ جرمن کا روس پر حملہ۔ رضا شاہ پہلوی نے تخت چھوڑ دیا۔ اینگلو سوویت فوجیں ایران میں داخل ہوئیں۔ ۱۹۴۲ء ترکی کے وزیر اعظم ڈاکٹر رفیق سیدان کی وفات۔ ہند میں کانگریسی رہنماؤں کی گرفتاری۔ ماسکو میں چرچل اور اسٹالین ملاقات۔ ۱۹۴۳ء عصمت انونو دوبارہ صدر منتخب۔ ہند میں منی پور سڑک کی تعمیر۔ رضا شاہ پہلوی کی ایران میں وفات۔ ۱۹۴۵ء مصر کے وزیر اعظم احمد مہر پاشا کا گولی سے قتل۔ ڈاکٹر خان صاحب نے سرحد میں کانگریس وزارت بنائی۔ پریذیڈنٹ روز ولٹ کی وفات اور ہنری ٹرومین کا صدر منتخب ہونا۔ شملہ کانفرنس کا انعقاد۔ ۱۹۴۶ء کانگریس اور مسلم لیگ کو وائسرائے کا عارضی طور پر حکومت پیش کرنا۔ جواہر لعل نہرو ہند کے پہلے وزیر اعظم۔ لیاقت علی خان نے ہندوستانی وزیر خزانہ کا عہدہ سنبھالا۔ ۱۹۴۷ء پنجاب اور خاص کر پنڈی میں فسادات۔ ہند کی تقسیم پاکستان اور انڈیا کا قیام۔ پنجاب اور بنگال کو تقسیم میں دو حصوں میں بانٹ دیا گیا۔ ۲۴ راگست: کانگریس وزارت کا خاتمہ اور خان عبدالقیوم خان کی وزارت کا قیام۔ ۱۹ رستمبر: جوناگڑھ کا پاکستان کے ساتھ الحاق کا اعلان۔ ۲۱ رنومبر: شہزادی الزبتھ کی شادی۔ دسمبر کے شروع میں روڑی کے مقام پر ہندی فوجوں اور مجاہدین کی لڑائی۔ ۱۹۴۸ء گاندھی کو گھوڑے نامی شخص نے گولی سے مار کر ہلاک کر دیا۔ پاکستانی پارلیمنٹ کا پہلا اجلاس ۲۷ رفروری۔